یتیم بچے کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-12352 تاریخ:16-08-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا یتیم بچے کو زکوۃ دی جاسکتی ہے؟ جبکہ اس کی ماں، صاحبِ نصاب ہو؟ رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یتیم بچہ اگر شرعی فقیر ہو اور سید یا ہاشمی نہ ہو، تو اسے زکوۃ دی جاسکتی ہے، اگرچہ اس کی ماں، صاحبِ نصاب ہو، کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق ماں کے مالدار ہونے کی وجہ سے نابالغ بچہ غنی شمار نہیں ہوتا۔

چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:" (و) لا إلى (طفله) بخلاف ولده الكبير وأبيه وامرأته الفقراء **وطفل الغنية فيجوز**، لانتفاء المانع "یعنی صاحبِ نصاب شخص کے نابالغ بچے کو زکوۃ دینا شرعاً جائز نہیں، البتہ مانع نہ پائے جانے کی وجہ سے مالدار کے شرعی فقیر بالغ بیٹے، اس کے باپ اور بیوی کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت رد المحتار میں ہے:" (قوله: وطفل الغنية) أي ولو لم يكن له أب، بحر عن القنية (قوله: لانتفاء المانع) علة للجميع والمانع أن الطفل يعد غنيا بغنى أبيه بخلاف الكبير فإنه لا يعد غنيًا بغنى أبيه ولا الأب بغنى ابنه ولا الزوجة بغنى زوجها **ولا الطفل بغنى أمه** "ترجمہ: (قوله: وطفل الغنية) یعنی اگرچہ اس کا باپ زندہ نہ ہو، بحر میں یہ قنیہ کے حوالے سے منقول ہے۔ (قوله: لانتفاء المانع) یہ تمام کی علت ہے اور مانع یہ ہے کہ بچہ اپنے باپ کی وجہ سے غنی شمار ہوتا ہے، برخلاف بالغ بچے کے کہ وہ

اپنے باپ کی وجہ سے غنی شمار نہیں ہوتا، یونہی باپ اپنے بیٹے کی وجہ سے، زوجہ اپنے شوہر کی وجہ سے غنی شمار نہیں ہوتے **اور نہ ہی نابالغ بچہ اپنی مالدار ماں کی وجہ سے غنی شمار ہوتا ہے۔**"

(ملخصاً، ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الزکوۃ، ج03، ص349، 350، مطبوعہ کوئٹہ)

جن افراد کو زکوٰۃ دینا شرعاً جائز ہے، اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "**زن غنیہ کا نابالغ بچہ اگرچہ یتیم ہو** یا اپنے بہن، بھائی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، بلکہ انہیں دینے میں دُونا ثواب ہے، زکوٰۃ وصلہ رحم۔" **(فتاوی رضویہ، ج10، ص110، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ "یتیموں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟ بچہ اپنی قرابت کا ہے، اُس کا وارث کوئی نہیں؟" آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "یتیم بچّہ کو خصوصاً جبکہ اپنا قرابت دار ہو، زکوٰۃ دینا بہت افضل ہے، جبکہ وہ نہ مالدار، نہ سید وغیرہ نہ ہاشمی ہو، نہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد ہو۔"

(فتاوی رضویہ، ج10، ص262، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "جس بچہ کی ماں مالک نصاب ہے، اگرچہ اس کا باپ زندہ نہ ہو، اُسے زکاۃ دے سکتے ہیں۔" **(بہارِ شریعت، ج01، ص929، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

17محرم الحرام1444ھ/16اگست2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے